مدیر کے نام

محمد وقاص، واہ کینٹ

’رُکو نہیں، تھمو نہیں کہ معرکے ہیں تیز تر‘ (مئی ۲۰۰۹ء) محترم امیر جماعت سید منور حسن کی تحریر جذبوں کو مہمیز بخشنے والی تھی۔

ڈاکٹر رشید احمد، ملتان

’مغرب اور اسلام کی کش مکش ___ ایک مغربی نقطۂ نظر‘ (مئی ۲۰۰۹ء) ہر باشعور مسلمان کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ صلیبی جنگوں سے لے کر اب تک، مغرب کے اہلِ دانش نے اسلام اور اسلامی تحریکوں کے خلاف کیا کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ اسی منصوبہ بندی کے ثمرات تو آج کل عالمِ اسلام دیکھ رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ خود مسلمان ممالک کے اندر سے اسلامی تحریکوں پر فکری حملے ہونے لگے ہیں اور ’معتدل اسلام‘ کے نام پر باطل سے سمجھوتہ کرنے پر نہ صرف فخر کیا جاتا ہے بلکہ اسے مسلمانوں کی آزادی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ علامہ اقبال تو پہلے ہی فرما گئے ہیں ؎

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملّت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

محمد حسین شمیم، لالہ موسیٰ

’مفاہمت کے نام پر‘ تبصرہ صحیح معنوں میں اس کتاب کا پوسٹ مارٹم ہے۔ یہ تبصرہ بروقت، مدلّل اور سچائی پر مبنی ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی، اسلام آباد

’مفاہمت کے نام پر‘ مضامین (مارچ-اپریل ۲۰۰۹ء) شاہ کار ہیں۔ انھیں قرآن وسنت کے دلائل سے مزید مزین کیا جاسکتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بے نظیر جیسے لوگ اسلام اور اسلامی تحریکوں کا فہم کن کتابوں سے حاصل کرتے ہیں، اور اُس کے انسانی ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قرآن وسنت کے راست علم کی دانش مختلف ہوتی ہے۔ مصلحت پسند سیاسی سوچ رکھنے والوں کی عقل پر حیرت اور افسوس ہے۔

اقبال خان، ضلع اٹک

'مفاہمت کے نام پر' (مارچ-اپریل ۲۰۰۹ء) وقت کی آواز ہے۔ وطنِ عزیز کی سیاست کی طرح یہاں کی سیاسی تاریخ کے ساتھ میکیاولی کے پیروکار سیاست دانوں نے جو سلوک کیا ہے، اسے 'تاریخ کی آبروریزی' سے بہتر نام نہیں دیا جاسکتا۔ ایسے لوگ جب اپنے ہی پیدا کردہ فساد کی نذر ہو جاتے ہیں تو انھیں اُوتار بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو معاشرے کے سامنے بے نقاب کرنا ترجمان جیسے جریدے کی وقعت میں کمی نہیں، اضافے کا باعث ہے۔

ایک اور اہم معاملہ بھی توجہ کا محتاج ہے۔ بجلی کی کمی کے اسباب اور پٹرولیم کی خرید اور فروخت میں قیمتوں کے تفاوت کے اصل اعداد و شمار پوری قوم کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ بڑے بڑے وقیع ادارے اور تنظیمیں بھی اصل حقائق سامنے نہیں لاسکیں۔ حد سے حد، سیاسی بیان بازی، مطالبات یا چند غیر مصدقہ اعداد و شمار ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اہلِ علم کو توجہ دلائی جائے کہ پوری باریک بینی سے مصدقہ اور مستند حقائق قوم کے سامنے پیش کیے جائیں۔

سید حامد عبدالرحمٰن الکاف، یمن

اپریل ۲۰۰۹ء کا ترجمان کھولا تو ۶۰ سال پہلے کے تحت 'ایک وقت آئے گا.....' نظر افروز ہوا۔ بے اختیار زبان سے سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص سے، سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کو فراستِ مومن کے خزانوں میں سے وافر مقدار میں مالا مال کیا تھا۔ انھوں نے اسلام پر اور مستقبلِ اسلام پر اپنے غیر متزلزل ایمان کی روشنی میں اُن دنوں کو دیکھ لیا تھا جب کیمونزم خود ماسکو میں اپنے بچاؤ کے لیے پریشان ہوگا، سرمایہ دارانہ ڈیموکریسی خود واشنگٹن اور نیویارک میں اپنے تحفظ کے لیے لرزہ براندام ہوگی۔ یہ سنہری سرمدی کلمات ان کے جادو اثر قلم سے اس وقت نکلے ––– مارچ ۱۹۴۷ء ––– جب ان دونوں باطل نظاموں کا چار دانگ عالم میں طوطی بول رہا تھا۔ اس وقت کوئی ایسی بات سوچنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا تھا، کجا وہ اس کو تحریر میں لے آئے اور شائع کرنے کی جسارت بھی کرے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (المائدہ ۵:۵۴)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بھی فضلِ خاص ہے کہ اس نے ہم کو ۱۹۹۱ء کے آخری ایام میں اپنی چشم سر سے کیمونزم کو خود ماسکو میں نیست و نابود ہوتے دیکھنے کا موقع عنایت فرمایا، اور اب واشنگٹن میں سرمایہ دارانہ ڈیموکریسی کو حالیہ معاشی بحران سے اپنے تحفظ کے لیے لرزہ براندام دیکھ رہے ہیں۔